خلاصہٗ مضامینِ قرآن

ساتواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۝ (المائدۃ : 87)

آیات 87 تا 88

حلال کو حرام کرلینا بھی جرم ہے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جس طرح حرام کو حلال کرنا ناجائز ہے اِسی طرح حلال کو حرام کرلینا بھی جرم ہے۔ سابقہ آیات میں عیسائیوں کے قبولِ اسلام کا ذکر تھا۔ عیسائیوں نے رہبانیت کی راہ اختیار کر کے خود پر بہت سی حلال اشیاء کو حرام کرلیا تھا۔ یہاں ایسی ہی گمراہی کی اصلاح کا بیان ہے۔ یہاں ہدایت دی گئی کہ جس شے کو اللہ نے حلال قرار دیا ہے اِس سے استفادہ کرو بشرطیکہ وہ طیب بھی ہو یعنی اُسے جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو، جانور ہو تو ذبح کیا گیا ہو اور ذبح کرتے ہوئے اُس پر اللہ ہی کا نام لیا گیا ہو۔

آیت 89

قسم کا کفارہ

اِس آیت میں قسم توڑنے کا کفارہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو دو وقت کا اُسی معیار کا کھانا کھلانا جیسا کہ انسان اپنے گھر والوں کو کھلاتا ہے یا اُنہیں مکمل لباس فراہم کرنا یا ایک غلام یا کنیز کو آزاد کرنا۔ البتہ جو مالی اعتبار سے یہ کفارہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو اُسے چاہیے کہ تین دن کے روزے رکھے۔

آیات 90 تا 92

شراب اور جوئے کی حرمت کا حتمی حکم

اِن آیات میں شراب پینے، جوا کھیلنے اور شرک کرنے کو شیطان کے گندے ترین کام قرار دیا گیا اور اِن جرائم سے بچنے کی تلقین کی گئی۔ آگاہ کیا گیا کہ شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ شراب کے نشے میں بہک کر یا جوئے میں مسلسل ہار کر انسان دوسروں کے خلاف ایسی حرکات کرتا ہے جس سے باہمی نفرت اور دشمنی جنم لیتی ہے۔ مزید یہ کہ انسان اِن کے ذریعہ اللہ کے ذکر اور بالخصوص نماز پڑھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ جوئے کے ذریعہ حرام کمائی کا حصول انسان کو ذکر کی لذت اور نماز کی چاشنی سے محروم کر دیتا ہے۔ بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ کی گئی ہے کہ تم شراب اور جوئے سے باز آتے ہو یا نہیں؟

آیت 93

اللہ کی قربت تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے

حدیثِ جبرائیلؑ میں اللہ کی قربت کے تین درجے بیان کیے گئے ہیں یعنی اسلام (زبانی اقرار)، ایمان (قلبی یقین) اور احسان (یقین کی ایسی گہرائی گویا انسان اللہ کو دیکھ رہا ہو یا یہ احساس کہ اللہ انسان کو دیکھ رہا ہے)۔ اِس آیت میں رہنمائی دی گئی ہے کہ تقویٰ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا قلبی احساس وہ نعمت ہے جس سے انسان اللہ کی قربت کے مراحل طے کرتا ہوا بلندترین مرتبہ یعنی مرتبہٗ احسان پر فائز ہو کر اللہ کا محبوب بن سکتا ہے۔

آیات 94 تا 96

حالتِ احرام میں شکار کرنے کا عمل

اِن آیات میں رہنمائی دی گئی کہ حالتِ احرام میں خشکی کا شکار کرنا یا ایسے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے۔ البتہ سمندر کا شکار کرنا اور اِس کا کھانا جائز ہے۔ اگر غلطی سے خشکی کا شکار کرلیا جائے تو کفارہ یہ ہے کہ شکار کیے ہوئے جانور کا ہم وزن جانور حدودِ حرم میں قربان کیا جائے یا اِتنے مساکین کو کھانا کھلایا جائے جتنے مساکین شکار کیے ہوئے جانور کے گوشت سے سیر ہو کر کھا سکتے تھے یا اُن مساکین کی تعداد کے برابر روزے رکھے جائیں۔ اگر کسی نے اِن آیات کے نزول کے بعد جان بوجھ کر حالتِ

احرام میں شکار کیا تو ایسے شخص کو اللہ کے انتقام کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آیت 97

شعائر اللہ کا احترام

اِن آیات میں خانہ کعبہ' حرمت والے مہینوں' حرم کی طرف قربانی کے لیے لے جائے جانے والے جانوروں اور حرم میں قربان کرنے کے لیے وقف کردہ جانوروں کو اللہ کے شعائر قرار دیا گیا۔ گویا اِن سب کو دیکھ کر اللہ کی معرفت کا شعور اور اُس کی راہ میں مال و جان لگانے کا جذبہ حاصل ہوتا ہے۔ اہلِ ایمان کو اِن شعائر اللہ کے احترام کی تلقین کی گئی۔ وہ دنیا کے جس حصے میں ہوں اِن شعائر اللہ کا ادب کریں کیوں کہ اللہ آسمانوں اور زمین میں ہونے والے ہر عمل سے واقف ہے۔ اِس آیت میں بیت اللہ کو لوگوں کی بقا کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ اِس حقیقت طرف اشارہ ہے کہ اللہ دنیا کو فنا کرتے وقت سب سے پہلے بیت اللہ کو اٹھا لے گا۔ گویا جب تک بیت اللہ موجود ہے یہ دنیا باقی رہے گی۔ بقول اقبال :

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اُس کے پاسباں ہیں' وہ پاسباں ہمارا

آیت 98

اللہ کی دو شانیں

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ شدید عذاب دینے والا بھی ہے اور بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا بھی۔ اب ہم اپنے طرزِ عمل سے خود کو اللہ کی کسی ایک شان کا مستحق بنا سکتے ہیں۔ اللہ ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اللہ کی شانِ غفاری اور رحیمی کی نعمت حاصل کر سکیں۔

آیت 99

رسول کے ذمہ پہنچانا ہے منوانا نہیں

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ذمہ صاف صاف پُہنچا دینا ہے لوگوں سے منوانا نہیں۔ اگر داعی کے پیشِ نظر لوگوں سے منوانا بھی ہو تو پھر وہ اُن کی خواہشات کا پاس کرتے ہوئے حق کو چھپاتا ہے' حق کے ساتھ باطل کی آمیزش کرتا ہے یا دعوت کے اصولوں پر قائم نہیں رہتا۔ داعی کو چاہیے کہ وہ کمی بیشی کیے بغیر حق واضح کر دے۔ اب لوگوں کا حساب لینا اللہ کے حوالے ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون حق سامنے آنے کے بعد اُسے قبول کر رہا ہے اور کون حق پر دل ٹھک جانے کے باوجود اُسے جھٹلا رہا ہے۔

آیت 100

حق کا معیار کثرت نہیں

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ ہر دور میں نیکی کی راہ اختیار کرنے والے کم اور برائی کے راستے پر چلنے والے زیادہ ہوتے ہیں۔ البتہ کبھی بھی برائی کی کثرت اُسے نیکی کے برابر نہیں کر سکتی۔ حق کا معیار کثرت نہیں بلکہ اللہ کی عطا کردہ ہدایت اور شریعت ہے۔

آیات 101 تا 102

غیر ضروری سوالات کی مُمانعت

اِن آیات میں بلا وجہ سوالات کرنے سے منع کر دیا گیا۔ یہود کی مثال دی گئی کہ وہ بھی اللہ کا حکم آنے پر غیر ضروری سوالات کرتے تھے اور اللہ کی طرف سے جوابات آنے پر مزید پابندیوں کا سامنا کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ اب ان پابندیوں کا پاس نہ کر کے اللہ کے احکامات کے عملی کفر کے مرتکب ہوتے تھے۔

آیات 103 تا 104

جانوروں کے لیے خود ساختہ تقدس

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ مشرکین بعض جانوروں کو خود ساختہ تقدّس دے کر اُن کے لیے کچھ نام گھڑ لیتے تھے۔ جب اُن سے کہا جاتا کہ خود ساختہ تصورات کے بجائے قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کی پیروی کرو تو جواب دیتے کہ ہم اپنے آباء و اجداد کے طریقوں کی پیروی کریں گے۔ ہر دور میں شرک اور بدعت کے لیے یہ ہی جواز پیش کیا جاتا ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں بھی بعض جانوروں کی نسبت بزرگوں کی طرف کر کے اُن کا احترام کیا جاتا ہے۔ اُن کو چوما جاتا ہے' اُن پر سواری

کرنا اور اُن سے کوئی خدمت لینا حرام سمجھا جاتا ہے۔

آیت 105

کسی کی گمراہی ہماری بے عملی کا جواز نہیں بن سکتی

اِس آیت میں رہنمائی دی گئی کہ انسان کسی اور کی گمراہی کو اپنی بے عملی کا جواز نہیں بنا سکتا۔ روزِ قیامت ہر انسان کو ذاتی طور پر عدالتِ خداوندی میں پیش ہونا ہوگا اور اپنے اپنے عمل کا حساب دینا ہوگا۔ کوئی بے عمل شخص یہ نہ کہہ سکے گا کہ اگر دوسرے لوگ باعمل ہو جاتے تو میں بھی نیک بن جاتا۔ البتہ اِس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم بے عملی کے حوالے سے دوسروں کی اصلاح نہ کریں۔ دوسروں کی اصلاح کی کوشش ہماری دینی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

آیات 106 تا 108

وصیت پر گواہی کیسے دی جائے؟

اِن آیات میں رہنمائی دی گئی کہ موت سے قبل ایک شخص کو چاہیے کہ وصیت پر دو مسلمان مردوں کو گواہ بنائے۔ استثنائی صورت میں دو غیر مسلموں کو بھی گواہ بنایا جا سکتا ہے۔ دونوں گواہ کسی بھی نماز کے بعد وصیت سے لوگوں کو آگاہ کریں اور اللہ کی قسم کھا کر اپنی صداقت کا ثبوت پیش کریں۔ اگر بعد ازاں معلوم ہو کہ گواہوں نے وصیت میں تحریف کر کے کسی کا حق مارا ہے تو متاثرہ فریق کے دو افراد اللہ کی قسم کھا کر اصل وصیت لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ یہ وصیت پر گواہی کا مبنی بر عدل طریقہ ہے۔

آیت 109

رسولوں کی اللہ کے حضور عاجزی

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ رسولوں سے دریافت فرمائے گا کہ تمہاری دعوت کے جواب میں تمہاری قوموں کا کیا ردِ عمل تھا۔ تمام رسول اللہ کی بارگاہ میں عاجزی سے عرض کریں گے کہ اے اللہ! تیرے علم کے مقابلے میں ہمارا علم نہ ہونے کے برابر ہے۔ تُو تو لوگوں کے ظاہری طرزِ عمل سے ہی نہیں بلکہ اُن کی باطنی کیفیات سے بھی واقف ہے' اِس لیے کہ تُو تمام رازوں کا جاننے والا ہے۔

آیات 110 تا 111

حضرت عیسیٰؑ پر اللہ کے احسانات کا بیان

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ پر اپنی خصوصی عنایت کا ذکر فرمائے گا جس سے ثابت ہوگا کہ حضرت عیسیٰؑ معبود نہیں بلکہ اللہ کے انعام یافتہ بندے تھے۔ یہ عنایات حسبِ ذیل ہیں:

i- جب دشمنوں نے عیسیٰؑ کو مصلوب کرنے کی کوشش کی تو اللہ نے حضرت جبرائیل کے ذریعے اُنہیں آسمان پر اٹھا لیا۔

ii- حضرت عیسیٰؑ کو ماں کی گود میں بڑے عمر کے انسانوں کی طرح گفتگو کی صلاحیت دی۔ پھر رفعِ آسمانی کے بعد اُن کو دوبارہ دنیا میں بھیجا اور وہ جوانی سے ادھیڑ عمر کو پہنچے۔ اب اِس ادھیڑ عمر میں بھی لوگوں سے کلام کرنا گویا معجزہ اور عطیہ خداوندی تھا۔

iii- اللہ نے اُنہیں تورات کے ذریعے احکامات اور انجیل کے ذریعے حکمت سکھائی۔

iv- وہ گارے سے پرندہ بناتے اور اُس میں پھونک مارتے اور وہ اللہ کے حکم سے اڑنا شروع کر دیتا۔

v- وہ اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو تندرست کر دیتے۔

vi- وہ اللہ کے حکم سے مُردہ کو زندہ کر دیتے۔

vii- اللہ تعالیٰ نے حواریوں کو الہام کے ذریعہ حکم دیا کہ ایمان لاؤ مجھ پر اور میرے رسول حضرت عیسیٰؑ پر۔ حواری ایمان لے آئے۔

آیت 112 تا 115

فرمائشی معجزہ کا مطالبہ

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حواریوں نے اطمینانِ قلب کے لیے حضرت عیسیٰؑ سے مطالبہ کیا کہ وہ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ آسمان سے ایسا دسترخوان نازل فرمائے جس پر کھانے چنے ہوئے ہوں۔ حضرت عیسیٰؑ نے اللہ سے دعا کی۔ اللہ نے جواب میں فرمایا کہ میں یہ دعا پوری کر دوں گا لیکن اگر فرمائشی معجزہ سامنے آنے کے بعد کسی حواری نے کفر کیا تو اُسے ایسا عذاب دوں گا جیسا تمام جہانوں میں سے کسی اور کو نہ دوں گا۔

آیات 116 تا 118

عیسائیوں کے شرک سے حضرت عیسیٰؑ کا اعلانِ براءت

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ حضرت عیسیٰؑ سے پوچھے گا کہ کیا آپ نے لوگوں کوتلقین کی تھی کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے ساتھ معبود بنالو؟ حضرت عیسیٰؑ عرض کریں گے کہ اے اللہ! میرے لیے یہ ہرگز جائز نہ تھا کہ میں لوگوں کو شرک کی تلقین کرتا۔ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو تیرے علم میں ہوتا۔ میں جب تک اُن کے درمیان رہا' اُنہیں صرف تیری ہی بندگی کی دعوت دیتا رہا۔ میرے بعد اُن لوگوں نے جو کچھ کیا' اے اللہ! تُو اُس پر گواہ ہے۔ اب اگر تُو اُنہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور تُو جو چاہے اُن کے ساتھ کرسکتا ہے۔ اگر تُو اُن کو بخش دے تو پھر بھی تُو زبردست ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

آیات 119 تا 120

سچائی کا صلہ روزِ قیامت ہی ملے گا

حضرت عیسیٰؑ کی گذارشات کے جواب میں اِن آیات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ آج کے دن یعنی روزِ قیامت سچوں کو اُن کے سچ کا فائدہ حاصل ہوگا۔ دنیا میں جھوٹ بول کر انسان وقتی فائدہ حاصل کرلیتا ہے یا کسی نقصان سے بچ جاتا ہے لیکن آخرت میں سچ بولنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔ اُس روز کل اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ سچ بولنے والوں سے راضی ہوگا اور اُنہیں ایسے انعامات سے نوازے گا کہ وہ بھی اللہ کی عنایات پر خوش ہوجائیں گے۔

سورۃ الانعام

قرآنِ مجید کی افضل سورتوں میں سے ایک سورہ ٔ مبارکہ

☆ اِس سورہ ٔ مبارک کے بارے میں حضرت عمرؓ کا قول ہے :

اَلْاَنْعَامُ مِنْ نَوَاجِبِ الْقُرْاٰنِ (سنن الدارمی)

''سورہ ٔ انعام قرآن کی افضل سورتوں میں سے ایک سورۃ ہے''۔

☆ یہ سورۂ مبارکہ مکی دور کے آخر میں ایک مکمل خطبہ کی صورت میں ایک ساتھ نازل ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے :

نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ جُمْلَةً بِمَكَّةَ لَيْلًا وَّحَوْلَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

يَجْرُوْنَ بِالتَّسْبِيْحِ (معجم الکبیر للطبرانی)

''سورہ ٔ انعام ایک ساتھ اور ایک ہی رات کے دوران مکہ میں نازل ہوئی اور ستر ہزار فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہوئے اِسے لے کر نازل ہوئے''۔

☆ اِس سورہ ٔ مبارکہ میں قریش کو آگاہ کردیا گیا کہ تم پر ہمارے نبی ﷺ اتمام حجت کرچکے۔ اب تم پر وہ عذاب آکر رہے گا جسے تم مذاق سمجھتے رہے ہو۔

☆ اِس سورہ ٔ مبارکہ کا پس منظر یہ ہے کہ مشرکین مکہ نبی اکرم ﷺ سے مطالبہ کررہے تھے کہ اپنی نبوت کی صداقت کا ثبوت دینے کے لیے ہماری فرمائش کے مطابق معجزہ دکھایئے۔ نبی اکرم ﷺ کی خواہش تھی کہ اللہ معجزہ دکھادے شاید یہ ایمان لے آئیں۔ اللہ نے دوٹوک انداز میں فرمائشی معجزہ اتارنے سے انکار فرمادیا۔ اللہ نے آپ ﷺ کو بتادیا کہ یہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے بلکہ اُسے جادو قرار دے دیں گے اور عذاب کے مستحق ہوجائیں گے۔ معجزات کے ذریعے لوگوں کو زبردستی مومن بنانا مطلوب نہیں۔ اصل مطلوب یہ ہے کہ قرآن جیسے معجزانہ کلام کو سُن کر ایمان بالغیب لائیں۔ فرمائشی معجزہ کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر قریشِ مکہ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے جس پر آپ ﷺ شدید دل گرفتہ تھے۔ اِن حالات میں آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے یہ سورہ ٔ مبارکہ نازل ہوئی۔

آیات 1 تا 3

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق، صفتِ قدرت اور صفتِ علم کا بیان آیا ہے۔ اللہ نے تمام آسمانوں اور زمین کو بنایا اور اندھیرے اور روشنی پیدا فرمائی۔ انسانوں کو گارے سے بنایا اور ہر انسان کے فنا ہونے کا وقت طے کیا۔ اسی طرح اللہ نے اِس کائنات کے فنا ہونے کا وقت بھی طے کردیا ہے لیکن لوگ کائنات کے فنا ہونے کے بارے میں شک کررہے ہیں۔ وہ اللہ آسمان وزمین کی ہر شے سے واقف ہے۔ انسان کیا کررہا ہے؟ کس بات کو ظاہر کررہا ہے؟ کس بات کو چھپا رہا ہے؟ سب اللہ کے علم میں ہے۔ یہ تمام صفات صرف اللہ کی ہیں لیکن لوگ پھر بھی دوسری ہستیوں کو اللہ کے ساتھ شریک کررہے ہیں۔

آیات 4 تا 6

مشرکینِ مکہ کے لیے عذاب کی دھمکی

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کو باور کرا دیا گیا کہ تم نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے لہٰذا اب تم پر وہ عذاب آ کر رہے گا جسے تم مذاق سمجھ رہے تھے۔ اللہ نے ماضی میں تم سے زیادہ طاقت ور نسلیں پیدا کیں اور اُن پر رحمتوں کی بارش برسائی لیکن جب اُنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی انتہا کر دی تو اللہ نے اُنہیں ہلاک کر دیا۔ مشرکینِ مکہ اُن کے انجام سے واقف ہیں لیکن افسوس کہ عبرت حاصل نہیں کر رہے۔

آیات 7 تا 11

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کی گئی کہ اگر قرآنِ مجید مشرکینِ مکہ کے سامنے ایک ساتھ کتابی صورت میں بھی نازل کر دیا جائے تو بھی وہ اس عمل کو جادو قرار دے کر ایمان نہیں لائیں گے۔ اُن کا مطالبہ ہے کہ اللہ کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دے۔ اگر فرشتے کو بھی رسول بنایا جاتا تو انسانی صورت میں بھیجا جاتا تا کہ وہ انسانوں کے لیے ایک عملی نمونہ بن سکے۔ نبی ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔ پھر مذاق اڑانے والوں کو اُسی عذاب نے گھیر لیا جس کو وہ مذاق سمجھ رہے تھے۔ اِن مشرکین کو دعوت دیجئے کہ ذرا زمین میں گھوم پھر کر دیکھ لیں کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

آیات 12 تا 14

اللہ کی قدرتوں کا بیان

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ آسمان و زمین میں جملہ مخلوقات اللہ کے قابو میں ہیں۔ جو لوگ ظلم کر رہے ہیں اُنہیں اللہ روزِ قیامت عبرتناک سزا دے گا۔ یہ سزا مظلومین کا کلیجہ ٹھنڈا کرے گی اور اُن کے حق میں رحمت ثابت ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ اعلان کر دیں کہ اللہ ہی کائنات کی ہر شے کا خالق اور رازق ہے لہٰذا میں اُسی کا فرمانبردار ہوں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے پر تیار نہیں ہوں۔

آیات 15 تا 18

نبی اکرم ﷺ کی عاجزی کا بیان

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی اللہ کے سامنے عاجزی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ صاف صاف بتا دیں کہ اگر میں نے اللہ کی نافرمانی کی تو ایک بڑے دن کا عذاب مجھے بھی آ پکڑے گا۔ یہ مضمون دراصل شرک کے سدِّ باب کے لیے بیان کیا جاتا ہے۔ اِس مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ معبود نہیں بلکہ اللہ کے بندے ہیں۔ لہٰذا مسلمان آپ ﷺ سے بے انتہا محبت کے باوجود آپ ﷺ کو اللہ کے ساتھ شریک کرنے کا ظلم نہیں کر سکتے۔ اِن آیات میں مزید بیان کیا گیا کہ اگر اللہ اپنے نبی ﷺ کو عذاب دینا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ اِسی طرح اگر اللہ اپنے حبیب ﷺ پر رحمت کی بارش کرنا چاہے تو وہ اِس پر پورا اختیار رکھتا ہے۔

آیات 19 تا 20

نبی اکرم ﷺ کی صداقت کی گواہی

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ اللہ خود اِس بات پر گواہ ہے کہ نبی اکرام ﷺ اُس کے رسولِ برحق ہیں۔ اللہ سے بڑھ کر اور کس کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ پر قرآنِ کریم نازل فرمایا تا کہ آپ ﷺ اِس کے ذریعہ صرف مکہ والوں کو ہی نہیں بلکہ ہر اُس شخص کو خبردار کر دیں جس تک یہ قرآن پہنچے۔ اُسے بتا دیں کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور اُس کے ساتھ شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ اہلِ کتاب اپنی کتابوں میں بیان شدت پیشگوئیوں اور نشانیوں کی روشنی میں آپ ﷺ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے سگے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

آیات 21 تا 24

شرک کرنے والا سب سے بڑا ظالم ہے

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یعنی کہے کہ اللہ کے ساتھ کچھ اور ہستیاں بھی شریک ہیں۔ مزید ظلم یہ کہ جب اللہ کی توحید کے بیان پر آیات اُس کے سامنے آئیں تو اُنہیں جھٹلا دے۔ جب روزِ قیامت اللہ اِن ظالموں کو جمع کرے گا تو اُس روز یہ لوگ جھوٹ بول کر صاف اپنے شرک کے جرم سے مُکر جائیں گے لیکن اُس روز اُن کے شریک اُنہیں اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکیں گے۔

آیات 25 تا 31

سردارانِ قریش کا عبرتناک انجام

سردارانِ قریش،عوام پر یہ تاثر دینے کے لیے کہ اُنہیں نبی اکرم ﷺ سے خدا واسطے کا بیر نہیں ہے، آپ ﷺ کی محفل میں آتے اور بظاہر بڑی توجہ سے کلام اللہ سنتے۔ محفل سے باہر جا کر کہتے کہ یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ پچھلے لوگوں کی داستانیں ہیں۔خود بھی حق کو قبول نہ کرتے اور دوسروں کو بھی اِس سے روکتے۔ روزِ قیامت جب یہ جہنم کی آگ کو دیکھیں گے تو فریاد کریں گے کہ اُنہیں دنیا میں ایک بار پھر جا کر اصلاح کا موقع دیا جائے۔ اگر ایسا کر بھی دیا جائے تو یہ دوبارہ حق کے ساتھ دشمنی ہی کا طرزِ عمل اختیار کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ اصل زندگی صرف دنیا ہی کی زندگی ہے۔ البتہ روزِ قیامت جب دوبارہ زندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے تو مان لیں گے کہ دنیا کی زندگی محض ایک ڈرامہ تھی اور اصل زندگی آخرت کی ہے۔ اب اُن سے کہا جائے گا کہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہمیشہ کے عذاب کا مزا چکھو۔ بلاشبہ وہ لوگ خسارے میں ہیں جنہوں نے آخرت کی زندگی کی تیاری کے حوالے سے غفلت کا جرم کیا۔

آیت 32

دنیا کی زندگی محض ایک ڈرامہ ہے

اِس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ دنیا کی زندگی محض ایک ڈرامہ ہے۔ یہاں عارضی طور پر ہر فرد کو ایک کردار دیا گیا ہے۔ اگر اُس نے یہ کردار اللہ کی ہدایات کے مطابق ادا کیا تو ایوارڈ یعنی اجر کا مستحق ہوگا۔ یہ اجر آخرت میں دیا جائے گا۔ بلاشبہ آخرت کا اجر بہتر بھی ہوگا اور دائمی بھی ہوگا' وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى۔

آیات 33 تا 36

اللہ فرمائشی معجزہ نہیں دکھائے گا

اِن آیات میں اللہ نے بظاہر سخت الفاظ میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کر دیا کہ آپ ﷺ کی شدید خواہش کے باوجود اللہ مشرکین کی فرمائش کے مطابق معجزہ ظاہر نہیں کرے گا۔ اگر آپ ﷺ سمجھتے ہیں کہ معجزہ دیکھ کر یہ مشرکین ہدایت قبول کر لیں گے آسمان پر چڑھ کر یا زمین میں اتر کر کوئی معجزہ لے آئیں۔ اگر لوگوں کو زبردستی معجزے دکھا دکھا کر ہدایت پر لانا ہوتا تو اللہ ایسا کر چکا ہوتا۔ یہ مشرکین انسانی اعتبار سے مر چکے ہیں صرف حیوانی اعتبار سے زندہ ہیں۔ آپ ﷺ اِن مُردوں کو حق کا پیغام نہیں سنا سکتے۔ اللہ کا یہ جواب سن کر نبی اکرم ﷺ انتہائی دل گرفتہ ہوئے۔ دوسری طرف مشرکین آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے کہ اگر آپ ﷺ سچے نبی ہوتے تو فرمائشی معجزہ دکھا دیتے۔ گویا نبی اکرم ﷺ دوطرفہ اذیت اور دکھ کا سامنا کر رہے تھے فِدَاهُ اُمُّهَاتُنَا وَ اٰبَآءُ نَا۔ ایسے میں اللہ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ مشرکین آپ ﷺ کے نہیں اللہ کے کلام کے دشمن ہیں۔ اگر آپ ﷺ آج اُنہیں یہ کلام سنانا چھوڑ دیں تو وہ آپ کو پھر ماضی کی طرح الصادق اور الامین کہنا شروع کر دیں گے۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کو اذیتیں دی گئیں لیکن اُنہوں نے صبر کیا اور بالآخر اللہ کی مدد اُن کے شاملِ حال ہوئی۔

آیات 37 تا 39

قدرت کے معجزات چہار طرف موجود ہیں

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین معجزہ طلب کر رہے ہیں۔ وہ غور کریں تو اُن کے چہار طرف اللہ کے معجزات موجود ہیں۔ انسانوں کے علاوہ دیگر مخلوقات کا باہمی نظم بھی ایک معجزہ سے کم نہیں۔ جانور، پرندے، حشرات الارض ایک ساتھ رہتے، ایک نظم کے تحت کام کرتے اور مشکلات میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے نظر آتے ہیں۔ اب جو معنوی اعتبار سے اندھے ہو چکے ہیں وہ قدرت کی ان نشانیوں سے کہاں اللہ کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں؟

آیات 40 تا 41

مشکل میں صرف اللہ ہی کو پکارا جاتا ہے

اِن آیات میں اللہ نے مشرکین کو یاد دلایا کہ جب تم پر کوئی بڑی آفت آتی ہے تو تم صرف اللہ ہی کو پکارتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ اِس مشکل میں تمہارے معبودانِ باطل تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ یہ صرف اللہ ہی ہے جو تمہیں تمام مشکلات سے نکالتا ہے۔

آیات 42 تا 45

اللہ آفات جھنجھوڑنے کے لیے بھیجتا ہے

اِن آیات میں اللہ کی یہ سنت بیان کی گئی کہ جب بھی اللہ نے کسی نبیؑ کو بھیجا تو ساتھ ہی اُس نبیؑ کی قوم پر کچھ آفات نازل کیں تاکہ اُن کے دل نرم ہوں اور وہ نبیؑ کی

دعوت کی طرف متوجہ ہوں۔ ایسی آفت اللہ کی نعمت ہے جو انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کردے۔ البتہ بدقسمتی سے اکثر و بیشتر قومیں آفات کے باوجود اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوئیں۔ نہ اُن پر رقت طاری ہوئی اور نہ اُنہوں نے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ انجامِ کار کے طور پر اللہ نے اُنہیں برے عذاب سے دوچار کیا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے زمین کو اِن ظالموں کی گندگی سے پاک کردیا۔

آیات 46 تا 49

مشرکین کے لیے جھنجھوڑنے کا اسلوب

اِن آیات میں مشرکین سے جھنجھوڑنے کے انداز میں پوچھا گیا کہ اگر اللہ تمہاری سماعت و بصارت چھین لے تو کوئی ہے اللہ کے سوا جو یہ نعمتیں تمہیں دوبارہ عطا کرسکے۔ اگر اللہ کا عذاب آئے تو بتاؤ وہ ظلم وستم کرنے والوں کو ہلاک کرے گا یا مظلومین کو۔ اللہ نے رسولوں کو رحمت بنا کر بھیجا تاکہ وہ نوعِ انسانی کو نیک اعمال پر بشارت دیں اور برے اعمال کے حوالے سے انجامِ بد سے خبردار کردیں۔ اب جو خوش نصیب رسولوں کی باتوں پر ایمان لا کر اپنی اصلاح کرے گا ہمیشہ ہمیشہ کے امن وسکون سے ہمکنار ہوگا۔ اور جس نے رسولوں کی دعوت جھٹلا دی وہ اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے دائمی عذاب کا شکار ہوگا۔

آیت 50

نبی اکرم ﷺ کا اعترافِ عاجزی و بے بسی

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اُن کے سامنے اپنی عاجزی و بے بسی کا اعتراف کیجیے۔ فرمائیے کہ تم مجھ سے معجزہ کیوں مانگتے ہو حالاں کہ نہ میرے اختیار میں اللہ کی قدرت کے خزانے ہیں، نہ میں غیب کے حقائق جانتا ہوں اور نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میرا دعویٰ فقط یہ ہے میں اللہ کا رسول ہوں اور اُس کی طرف سے آنے والی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ میں وحی کی بنیاد پر حقائق دیکھ رہا ہوں جبکہ تم جان بوجھ کر حق کے حوالے سے اندھے بنے ہوئے ہو۔ بتاؤ کیا دیکھنے والا اور حق سے نظریں چرانے والا برابر ہوسکتے ہیں؟

آیت 51

قرآن سے ہدایت کس کو ملے گی؟

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ آپ ﷺ ایسے ہی لوگوں کو قرآن کے ذریعہ خبردار کرسکتے ہیں جن کو یقین ہو کہ مرنے کے بعد وہ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ پھر وہ اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے۔ وہاں پر اُن کا نہ کوئی حمایتی ہوگا نہ ہی سفارش کرنے والا۔ ایسا یقین رکھنے والے لوگ ہی قرآن سے ہدایت حاصل کریں گے اور پھر اُن ہی کے سیرت وکردار کی اصلاح ہوگی۔

آیت 52 تا 55

فقراء کی عزت افزائی کا حکم

سردارانِ قریش اپنی دولت وسیادت کی بنیاد پر مکہ کے فقراء، غرباء اور غلاموں کو حقارت سے دیکھتے تھے اور اُن کے ساتھ کسی محفل میں بیٹھنا اپنی توہین سمجھتے تھے۔ معجزہ کی طلبی کے علاوہ سردارانِ قریش کا دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ ایمان لانے والے فقراء اور غرباء سے کنارہ کشی کرلیں۔ اُنہیں یہ حیرت تھی کہ اگر ایمان واقعی ایک نعمت ہے تو یہ فقراء وغرباء کو کیوں مل گئی؟ جواب دیا گیا کہ اللہ اپنی نعمتیں شکرگزاروں کو ہی دیتا ہے۔ نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ ہرگز ایمان لانے والوں کو اپنی قربت سے محروم نہ کریں۔ جب وہ آئیں تو اُن کی عزت افزائی کریں اور اُنہیں اللہ کی رحمت وبخشش کی نوید سنائیں۔

آیات 56 تا 58

مشرکین کی طرف سے سمجھوتے کی پیشکش

مشرکینِ مکہ کا تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ اُن کے ساتھ ایک سمجھوتا (deal) کرلیں۔ اِس سمجھوتے کے تحت وہ ایک معین عرصہ تک مشرکین کے بتوں کی پوجا کریں۔ پھر مشرکین بھی اتنے عرصہ تک صرف معبودِ واحد یعنی اللہ کی عبادت کریں گے۔ اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ مشرکین کی اِس پیشکش کو سختی سے رد کردیں اور صاف صاف کہہ دیں کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتا :

باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے
شرکت میانہ ء حق و باطل نہ کر قبول

اب مشرکین کا چوتھا مطالبہ تھا کہ ہم پر عذاب لے آئیں۔ جواب دیا گیا کہ عذاب اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر یہ نبی ﷺ کے اختیار میں ہوتا تو معاملہ بہت پہلے ہی چکا دیا جاتا۔

آیت 59

اللہ کے علم کی وسعت کا بیان

یہ آیت اللہ کی صفتِ علم کی بیکراں وسعتوں کے بیان پر مشتمل ہے۔ اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ کل غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ وہ جانتا ہے ہر اُس شے کو جو زمین میں ہے اور ہر اُس شے کو جو سمندروں میں ہے۔ زمین پر موجود کسی درخت کا پتہ نہیں جھڑتا مگر اللہ اُسے جانتا ہے۔ کوئی بیج زمین کی تاریکی میں نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی خشک یا تر شے ہوتی ہے مگر سب کا علم اللہ کے پاس محفوظ ہے۔

آیت 60

وفات کا اطلاق نیند پر بھی ہوتا ہے

اِس آیت میں لفظِ وفات کا اطلاق انسان کی نیند پر کیا گیا ہے۔ قادیانی سورہ آلِ عمران کی آیت **55** کے حوالے سے اِس لفظ کو صرف موت کے لیے مخصوص کر کے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کرتے ہیں اور اُن کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہیں۔ اِس لفظ کے اصل معنی ہیں لے لینا۔ نیند میں اللہ انسان کا شعور لیتا ہے، موت کے وقت روح اور جان، جبکہ عیسیٰؑ کو تو اللہ نے جسم، جان اور روح سمیت لے لیا۔ اِس آیت میں فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ ہر انسان دن میں کیا کر رہا ہے۔ پھر رات کو وہ اُس کا شعور لے کر اُسے سلا دیتا ہے۔ صبح پھر بیدار کرتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کے شب و روز مکمل کرے۔ روزِ قیامت اللہ اُسے بتا دے گا کہ اُس نے یہ شب و روز کس حال میں بسر کیے۔

آیات 61 تا 64

انسان سراپا اللہ کے اختیار میں ہے

اِن آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان سراپا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اللہ نے انسان کی حفاظت کے لیے فرشتے مامور فرما رکھے ہیں۔ اللہ ہی انسان پر موت طاری فرماتا ہے اور موت کے بعد اُس کا حساب بھی اللہ ہی نے لینا ہے۔ دنیا میں ہر دکھ اور کرب سے انسان کو اللہ ہی بچاتا ہے۔ اِس کے باوجود لوگ اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک کر دیتے ہیں۔

آیات 65 تا 67

اللہ کے عذاب کی تین صورتیں

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا ہے کہ نافرمانوں پر اللہ کے عذاب کی تین صورتیں واقع ہو سکتی ہیں۔ پہلی یہ کہ اللہ آسمان سے کوئی آفت نازل فرما دے۔ دوسری یہ کہ زمین سے اللہ کا عذاب ظاہر ہو جائے۔ تیسری یہ کہ اللہ باہم گروہوں میں تقسیم کر دے اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی قوت کا مزا چکھا دے۔ مشرکینِ مکہ کو خبردار کیا گیا کہ تم تک ہماری دعوت پہنچانے کا حق نبی اکرم ﷺ نے ادا کر دیا ہے۔ تم نے اِس دعوتِ حق کو جھٹلا دیا ہے لہٰذا اب عذاب کی کسی ایک صورت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

آیات 68 تا 69

غیرتِ ایمانی کا تقاضا

اِن آیات میں اللہ نے ہدایت دی کہ اگر کسی محفل میں اللہ کے احکامات کا مذاق اڑایا جا رہا ہو تو غیرتِ ایمانی کا تقاضا ہے کہ اِس محفل کا بائیکاٹ کر دیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو جراءت نہ ہو کہ وہ تمہارے سامنے شریعت کا مذاق اڑا سکے :

تیرے عشق کی کرامت یہ نہیں تو کیا ہے
میرے پاس سے نہ گزرا کبھی بے ادب زمانہ

البتہ تنہائی میں مذاق اڑانے والوں کو سمجھایا جائے تاکہ شاید وہ اپنی روش سے باز آ جائیں۔

آیت 70

دین کوکھیل تماشا بنانے والوں کا انجام

اِس آیت میں ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے۔مشرکینِ مکہ نماز کے دوران سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے تھے، جیسے ہمارے یہاں بزرگانِ دین کے مزارات پر ڈھول بجائے جاتے ہیں اور دھمال ڈالے جاتے ہیں۔قوالی اور نعت پڑھنے کے لیے بھی آلاتِ موسیقی استعمال کیے جاتے ہیں۔اِس آیت میں وعید سنائی گئی ہے کہ روزِ قیامت ایسے لوگوں کا کوئی حمایتی یا سفارشی نہ ہوگا اور نہ ہی اُن سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔جہنم میں کھولتا ہوا مشروب اُن کا مقدر ہوگا۔اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔آمین

آیات 71 تا 73

جماعتی زندگی کی برکت

اِن آیات میں ایک بار پھر قریش کی سمجھوتے کی اُس پیشکش کو رد کیا گیا ہے جس کے تحت وہ مطالبہ کر رہے تھے کہ اللہ کے رسول اور مسلمان کچھ عرصہ کے لیے اُن کے ایسے معبودوں کی پوجا کریں جو نہ نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نقصان کا۔شرک کرنے والا تو اُس شخص کی مانند ہے جسے شیاطین نے کسی جنگل میں بھٹکا دیا ہو۔البتہ اُس شخص کی خوش قسمتی ہے کہ اُس کے ایسے ساتھی ہیں جو اُسے گمراہی سے نکال کر سیدھی راہ پر آنے کے لیے پکار رہے ہیں۔اللہ ہمیں بھی ایسے ساتھیوں کی رفاقت عطا فرمائے۔جماعتی زندگی کی برکت یہ ہے کہ انسان اگر بھٹکتا ہے تو اُس کی اصلاح کرنے والے موجود ہوتے ہیں۔سمجھوتے کی پیشکش کرنے والوں کو کورا جواب دیا گیا کہ ہم صرف اُس اللہ کا حکم مانیں گے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور صرف اُسی کی عبادت کریں گے۔اُسی نے آسمان و زمین بنائے ہیں، وہی دونوں جہانوں کا مالک اور ہر ظاہر و پوشیدہ بات کا جاننے والا ہے۔

آیات 74 تا 79

حضرت ابراہیمؑ کا مشرکین پر اتمامِ حُجت

اِن آیات میں وہ واقعہ بیان کیا گیا کہ جس کے ذریعہ حضرت ابراہیمؑ نے ستارہ پرستوں، چاند پرستوں اور سورج پرستوں پر حجت تمام کی۔ابتدا میں حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں کے سامنے اعلان کیا کہ میرا رب ستارہ ہے۔جب ستارہ ڈوب گیا تو کہا کہ خود ڈوب جانے والا مجھے کیسے زوال سے بچا سکتا ہے۔پھر اعلان کیا کہ چاند میرا رب ہے۔جب چاند بھی ڈوب گیا تو فرمایا کہ اگر میرے اصل رب نے مجھے ہدایت نہ دی تو میں تو گمراہ ہو کر اُن کو رب مانتا رہوں گا جو خود زوال سے دوچار ہوتے ہیں۔آخر میں فرمایا کہ سورج میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا اور روشن ہے۔جب سورج بھی غروب ہو گیا تو پکار اٹھے :

اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا

وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ

’’بے شک میں نے تو اپنا رخ کر لیا ہے بالکل یکسو ہو کر اُس ہستی کی طرف جو تمام آسمانوں اور زمین کی بنانے والی ہے اور میں اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک کرنے والا نہیں ہوں‘‘۔

آیات 80 تا 82

جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ڈرتا

حضرت ابراہیمؑ کو اُن کی قوم کے لوگوں نے ڈرایا کہ تم نے ہمارے معبودوں کا انکار کیا ہے لہٰذا تم پر اب کوئی آفت آئے گی۔حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ڈرتا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ نہ جانے کس کس سے ڈرتا ہے؟

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بلاشبہ وہ انسان زیادہ امن وسکون میں ہے جس کا یہ یقین ہو کہ اُس کا کل نفع ونقصان صرف اور صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

آیت 83

کیا حضرت ابراہیمؑ نے بھی کچھ وقت کے لیے شرک کیا؟

حضرت ابراہیمؑ نے کچھ وقت کے لیے ستارے، چاند یا سورج کو رب ماننے کا اعلان کیا۔کیا اُن پر بھی کچھ وقت حالتِ شرک میں گزرا؟ ہرگز نہیں! یہ آیت اِس کی نفی

کررہی ہے۔اللہ نے اِس آیت میں واضح فرمادیا کہ یہ ایک دلیل تھی جو ہم نے حضرت ابراہیمؑ کواُن کی قوم پر اتمامِ حجت کے لیے دی تھی۔ نبی پیدائشی طور پر مؤحد ہوتا ہےاورظہورِنبوت سے پہلے بھی وہ کبھی شرک یا کسی حرام کام کا ارتکاب نہیں کرتا۔

آیات 84 تا 87

انبیاءکرامؑ کے پیارے ناموں کا خوبصورت گلدستہ

اِن آیات میں اللہ نے 17 انبیاءکرامؑ کا ذکرفرمایا۔اِن انبیاء میں حضرت نوحؑ ،حضرت اسحاق ،حضرت یعقوبؑ ،حضرت داوٗدؑ ،حضرت سلیمانؑ ،حضرت ایوبؑ ،حضرت یوسفؑ ،حضرت موسیٰؑ ،حضرت ہارونؑ ،حضرت ذکریاؑ ،حضرت یحییٰؑ ،حضرت عیسیٰؑ ،حضرت الیاسؑ ،حضرت اسمٰعیلؑ ،حضرت یسعؑ ،حضرت یونسؑ اور حضرت لوطؑ شامل ہیں۔اِن تمام انبیاء کے بارے میں اعلان کیا گیا کہ وہ اللہ کے چُنے ہوئے بندے تھےاور سیدھی راہ پر چلنے والے تھے۔

آیت 88

شرک تمام نیکیوں کو برباد کردیتا ہے

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ بالفرض اگر مذکورہ بالا انبیاء بھی شرک کرتے تو اُن کی تمام نیکیاں برباد ہوجاتیں۔اللہ ہم سب کوشرک کے جرم سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آیت 89

اہلِ یثرب کے لیے بشارت

اِس آیت میں خوشخبری دی گئی کہ اگر مکہ والوں نے قرآنِ کریم کی ناقدری کی ہے تو اب اللہ ایک اور قوم کے بارے میں طے کرچکا ہے وہ اِس عظیم نعمت کی ناقدری نہیں کرے گی۔بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ یہ سعادت اہلِ یثرب کو حاصل ہوئی۔

آیت 90

تمام انبیاء راہِ حق پر تھے

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ مذکورہ بالا تمام انبیاء راہِ حق پر تھےاوراب آپ ﷺ بھی اِسی راہ کی پیروی کریں۔مکہ والوں سے کہہ دیں کہ میں تم سے دینِ حق کی تبلیغ کے حوالے سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا۔قرآنِ حکیم نہیں ہے مگر تمام جہان والوں کے لیے نصیحت۔

آیات 91 تا 92

یہود کا ایک اور جھوٹ

سورہ آلِ عمران میں یہود کے دوجھوٹ بیان ہوچکے ہیں۔اُن کا یہ کہنا تھا کہ غیر یہودیوں کے ساتھ ظلم کرنے پر اللہ ہم سے باز پرس نہیں کرے گا۔اِسی طرح اُنہوں نے کہا کہ اللہ نے ہم سے عہدلیا ہے کہ اُسی نبی کی بات مانیں جس کی قربانی کو آسمانی آگ آکرجلادے۔اِس آیت میں اُن کے تیسرے جھوٹ کا ذکر ہے۔یہود نے کہ کہ اللہ نے آج تک کوئی کتاب نازل نہیں کی۔اللہ نے پوچھا کہ وہ کتاب کس نے نازل کی تھی جو حضرت موسیٰؑ لائے تھے؟تم نے اُس کے بعض حصوں کو چھپادیااور بعض کوظاہر کرتے ہو۔اللہ ہی نے وہ کتاب نازل کی تھی اوراب یہ قرآن بھی نازل کیا ہے جو بڑی برکتوں کا حامل ہے۔اِس کتاب کے ذریعہ نہ صرف مکہ والوں بلکہ اطراف کے لوگوں کو بھی خبردار کیا جارہاہے۔جولوگ آخرت کے حساب کتاب پر یقین رکھتے ہیں وہ اِس کتاب پر ایمان لارہے ہیں اور نماز قائم کرکے اپنے ایمان کا عملی ثبوت دے رہے ہیں۔

آیت 93

جھوٹوں پر موت کی سختی

اِس آیت میں اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والوں کوموت کے وقت ذلت آمیز عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔اُن کی جان نکالتے ہوئے فرشتے اُنہیں ڈانٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے حوالے کروانی جانیں۔آج تمہیں تمہارے جھوٹ اور تکبر کی وجہ سے رسواکن عذاب دیا جائے گا۔

آیت 94

روزِقیامت تمام انسانوں کا دوسرا اجتماع ہوگا

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ تمام انسانوں سے فرمائے گا کہ آج تم ہمارے پاس اِسی طرح جمع ہو جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا۔یہ اشارہ ہے اِس بات کی

طرف کہ اللہ نے پہلے تمام انسانوں کی ارواح کو بنایا۔ اُنہیں جمع فرمایا اور اُن سے دریافت کیا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تم سب کا رب نہیں ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا 'بَلٰی' کیوں نہیں یعنی آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ اِس آیت میں مزید آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت شرک کرنے والوں کو بتا دیا جائے گا کہ آج تمہارا کوئی خود ساختہ معبود تمہاری سفارش کرنے کے لیے موجود نہیں ہے۔

آیات 95 تا 99

اللہ کی نعمتوں کا بیان

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی حسبِ ذیل نعمتوں کا بیان آیا ہے :

☆ اللہ ہی ہے جو گٹھلی اور بیج کو پھاڑ کر اُس سے پودا برآمد کرتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو مُردہ کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو موت دیتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو رات کی تاریکی کا پردہ پھاڑ کر صبح کا مبارک منظر ظاہر کرتا ہے۔

☆ اللہ ہی نے رات کو انسانوں کے سکون کے لیے بنایا۔

☆ اللہ ہی نے سورج اور چاند کو دنوں، مہینوں اور سالوں کے حساب کے لیے بنایا۔

☆ اللہ ہی نے ستاروں کو بحری و بری سفر کے دوران سمتوں کے تعین کے لیے پیدا کیا۔

☆ اللہ ہی نے تمام انسانوں کو ایک جان سے پیدا کیا اور ہر اک کے لیے ایک عارضی اور ایک مستقل ٹھکانے کا تعین کیا۔

☆ اللہ ہی نے آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے۔

☆ اللہ ہی بارش کے ذریعہ اناج پیدا کرتا ہے جس کے دانے تہ بہ تہ ہوتے ہیں۔

☆ اللہ ہی وہ کھجوریں پیدا کرتا ہے جن کے گچھے لٹک رہے ہوتے ہیں۔

☆ اللہ ہی انگور، زیتون اور انار کے باغات پیدا فرماتا ہے۔

☆ اللہ ہی ایسے پھل پیدا فرماتا ہے جو ملتے جلتے ہیں اور ایسے پھل بھی جو مختلف ہیں۔

آیات 100 تا 105

توحید کا بیان اور شرک کی نفی

اِن آیات میں مشرکین کو ملامت کی گئی کہ مذکورہ بالا نعمتیں صرف اللہ نے عطا کی ہیں لیکن مشرکین جنات کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں حالانکہ وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ مشرکین نے اللہ کی طرف بیٹے اور بیٹیاں منسوب کر دیں حالانکہ اللہ کی کوئی بیوی ہی نہیں تو اولاد کیسے ہوسکتی ہے؟ اللہ سب کا خالق ہے۔ باپ اپنی اولاد کا خالق نہیں ہوتا۔ خیر اِسی میں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور صرف اُسی کی عبادت کی جائے۔ اللہ ہر مخلوق پر نگران ہے۔ وہ نگاہوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے لیکن نگاہیں اُس کو نہیں پاسکتیں۔ اللہ نے حق کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ اب انسانوں کو اختیار ہے چاہے تو حق سے نظریں چرا لیں اور یا حق کی روشنی میں کائنات کے اصل حقائق کو دیکھ لیں۔

آیات 106 تا 108

اہم ہدایات

اِن آیات میں حسب ذیل ہدایات دی گئیں :

i- پیروی کرتے رہو اُس کلام کی جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔

ii- مشرکین کو زیادہ اہمیت نہ دو۔ داعی کا کام اُن تک پیغامِ توحید پہنچانا ہے اُن سے منوانا نہیں۔

iii- معبودانِ باطل کی توہین نہ کرو ورنہ مشرکین ضد میں معبودِ حقیقی اللہ کی توہین کریں گے۔

iv- آخرت کا انتظار کرو۔ اصل فیصلے آخرت میں ہوں گے۔ وہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

آیت 109

اہلِ ایمان کے لیے تسلی

اِس آیت میں اللہ نے اہلِ ایمان کی دلجوئی کا سامان کیا ہے۔ مشرکین کہتے تھے کہ اگر نبی اکرم ﷺ فرمائشی معجزہ دکھا دیں تو وہ ایمان لے آئیں گے۔ اللہ نے اہلِ ایمان کو آگاہ کیا کہ یہ محض اُن کا بہانہ ہے۔ معجزہ دکھا دیا جائے تب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

آیت 110

حق قبول کرنے کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے

اِس آیت میں ایسے لوگوں کے لیے شدید وعید ہے جن کے سامنے حق آئے اور وہ اُسے قبول نہ کریں۔ اللہ نے فرمایا کہ ہم اُن کے دلوں اور نگاہوں کو الٹ دیتے ہیں اِس جرم کی وجہ سے کہ جب پہلی بار اُن کے سامنے حق آیا تو اُنہوں نے قبول نہیں کیا۔ اب ہم اُنہیں ڈھیل دیتے ہیں اور وہ اپنی سرکشی میں بڑھے چلے جاتے ہیں۔ اللہ ہمیں اِس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

اے اللہ! ہمیں حق کو حق ہی دکھا اور اُس کی پیروی کی توفیق عطا فرما اور باطل کو باطل ہی دکھا
اور اُس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

www.hamditabligh.net

نام کتاب　　　خلاصۂ مضامینِ قرآن ...... ساتواں پارہ

طبع اوّل (اکتوبر 2009ء)　　　1000

قیمت　　　-/20 روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر' عقب اشفاق میموریل ہسپتال' بلاک 13-C' گلشنِ اقبال فون: 4993464-65

2- قرآن اکیڈمی' خیابان راحت' درخشاں' فیز 6' ڈیفنس فون : 5340022-24

3- 11 - داؤد منزل' نزد فریسکو سوئیٹ' آرام باغ فون: 2216586 - 2620496

4- دوسری منزل' حق چیمبر' بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال' کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4306040-41

5- قرآن مرکز' نزد مسجد طیّبہ' سیکٹر 35/A' زمان ٹاؤن' کورنگی نمبر 4 فون: 021-8740552

6- A-305' بلاک I' نزد مدنی مسجد' نارتھ ناظم آباد فون: 6034673

7- مکان نمبر LS-9' سیکٹر 11/A' نارتھ کراچی۔ فون: 6997589، 6034673

8- قرآن مرکز B-181' بالمقابل زین کلینک' نزد مادام اپارٹمنٹس' چھوٹا گیٹ' شارع فیصل۔ 5478063

9- قرآن اکیڈمی' یٰسین آباد' فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6806561 - 6337346

10- بیسمنٹ' سالکین بسیرا' بلاک 14' گلستانِ جوہر۔ فون: 0321-9261317

11- قرآن مرکز' R-20' پاپونیئر فاؤنٹین' فیز 2' گلزارِ ہجری' KDA اسکیم 33 فون: 021-7091023

12- مکان نمبر 174/F' فرنٹیئر کالونی' اقبال پینٹر' مجاہد کالونی' اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681

13- قرآن مرکز' مکان نمبر 861' سیکٹر 37-D' نزد رضوان سوسائٹی' لانڈھی 2 فون: 0300-2153128

14- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ' یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

15- بلڈنگ نمبر 41-E' کمرشل اسٹریٹ نمبر 14' فیز II ایکسٹینشن' DHA فون: 0333-3496583

16- نزد لیاقت لائبریری' M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر' اسٹیڈیم روڈ' کراچی۔

فون: 0300-2153128 021-8320947

قرآن میڈیا پلیئر

مدرّسین اور شائقینِ علومِ قرآنی کے لیے خوشخبری

☆ چار مدرسین کے صوتی تراجم :

- ڈاکٹر اسرار احمد - حافظ عاکف سعید - انجینئر نوید احمد - شجاع الدین شیخ

☆ خوبصورت قرآنی متن-انڈو پاک طرزِ کتابت ☆ دو حسین قراءت

☆ سرچ آپشنز کے ساتھ اردو، انگریزی ترجمے اور مکمل تفسیر عثمانی

☆ متن قرآنِ حکیم میں تلاش کرنے کے لیے مختلف آپشنز کی سہولت (مادّہ، لفظ اور موضوع)

ایک DVD پر دستیاب یہ سافٹ ویئر دورۂ ترجمہ قرآن کی نشستوں میں بیان کیے گئے ترجمۂ قرآن اور مختصر تشریح کی آڈیو ریکارڈنگ پر مشتمل ہے جس میں بنیادی طور پر قرآنی آیت کے ساتھ صوتی ترجمہ اور تشریح کو منسلک کیا گیا ہے۔ یعنی اسکرین پر نظر آنے والی کسی بھی آیت پر ڈبل کلک کرنے سے آپ اس آیت کا ترجمہ اور تشریح مختلف مدرّسین کی زبانی سن سکیں گے۔

تیار کردہ: شعبہ آئی ٹی، قرآن اکیڈمی، کراچی support@quranmediaplayer.com

www.quranmediaplayer.com

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور:** 67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون:(042)6366638-6316638

فلیٹ نمبر 5، سیکنڈ فلور، سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ، گلبرک III لاہور۔ فون:(042)5845090

2- **تیمر گرہ:** معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمر گرہ، ضلع دیر پائین۔

فون:(0945) 601337

3- **پشاور:** 18-A، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور

فون: 2262902-2214495(091) موبائل: 0300-5903211

4- **مظفر آباد:** معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: (0992)504869

5- **اسلام آباد:** 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، 8/4-I اسلام آباد۔

فون:(051)4434438-4435430 موبائل: 0333-5382262

6- **گوجر خان:** مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیو غلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔ موبائل: 0333-5133598 ای میل:

gujarkhan@tanzeem.org

7- **گوجرانوالہ:** مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مسجد نمرہ)

فون: 3891695-3015519(055) موبائل: 0300-7446250

8- **عارف والا:** ڈپٹی چوک، F-1، دوسری منزل، تحصیل عارف والا، ضلع پاک پتن۔

فون:(0457)830884

9- **فیصل آباد:** 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون: 2624290 (041)

10- **جھنگ:** قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ، جھنگ صدر۔ فون: (047)7628361

11- **ملتان:** قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان۔ فون: 521070 (061)

مکان نمبر 903-D/4-1 فردوسیہ سٹریٹ، محمود آباد کالونی، خانیوال روڈ، ملتان۔ فون: 8149212 (061)

12- **ہارون آباد:** رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ فون: (063)2251104

13- **سکھر:** 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکار پور روڈ۔ فون: (071)5631074

موبائل: 0300-3119893 ای میل: sukkur@tanzeem.org

14- **حیدر آباد:** مرکز تنظیم اسلامی سندھ زیریں، نزد فضل ہائٹس پشاوری آئس کریم شاپ، مین قاسم آباد روڈ۔

فون: (0222)652957 موبائل: 0333-2608043 ای میل: hyderabad@tanzeem.org

15- **کوئٹہ:** مرکز تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان، بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔

فون: (081)2842969 موبائل: 0334-2413598 ای میل: quetta@tanzeem.org